

غزہ میں نسل کشی - اسے کس نے کہا

”اگر آپ نا انصافی کے حالات میں غیر جانبدار رہتے ہیں، تو آپ نے ظالم کا ساتھ دینے کا انتخاب کیا ہے۔ اگر ایک ہاتھی جو ہے کی دم پر پاؤں رکھتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ آپ غیر جانبدار ہیں، تو چوہا آپ کی غیر جانبداری کی قدر نہیں کرے گا۔“

—ڈیسمنڈ ٹوٹو

تعارف

اسرائیل کے غزہ میں اقدامات کو نسل کشی کہنا اشتعال انگیز بیان بازی نہیں ہے؛ یہ بین الاقوامی قانون کا زبردست شواہد پر درست اطلاق ہے۔ 1948 کے نسل کشی کنونشن کے مطابق، نسل کشی کو تسلیم کرنا اختیاری نہیں ہے۔ یہ ممالک پر روک تھام اور سزا دینے کی پابند ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ آج غزہ کو دیکھ کر اور اسے نسل کشی کہنے سے انکار کرنا ظالم کا ساتھ دینا ہے۔

میڈیا آؤٹ لیٹس سے لیک ہونے والی ہدایات اور اقوام متحدہ جیسے اداروں سے احتیاط سے بنائے گئے فارمولیشن ”نسل کشی“ کے لفظ سے جان بوجھ کر گریز کو ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن الفاظ اہم ہیں: نسل کشی بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جرم ہے، کوئی استعارہ نہیں۔ جب حد پار ہو چکی ہو تو اسے انکار کرنا اسے ممکن بنانا ہے۔ جیسا کہ ٹوٹو نے خبردار کیا تھا، سنگین نا انصافی کے سامنے غیر جانبداری شراکت داری ہے۔

یہ مضمون ان اعلانات، قانونی نتائج، اور انتباہات کو دستاویز کرتا ہے۔ ممالک، تنظیموں، ماہرین، اور عدالتوں سے۔ جنہوں نے خاموشی کی سازش کو توڑا اور غزہ کے عذاب کو اس کے اصل نام سے پکارا۔

نسل کشی کے واضح اعلانات

- یورپی آئینی اور انسانی حقوق مرکز (ECCHR، برلن) – 10 دسمبر 2024: نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے۔
- ایمنسٹی انٹرنیشنل جرمنی – 29 جولائی 2025: اعلان کیا کہ اسرائیل کی جان بوجھ کر بھوک کی پالیسی نسل کشی پر مشتمل ہے۔
- میڈیکو انٹرنیشنل – 29 جولائی 2025: اسرائیل کی غزہ کی منظم تباہی کو نسل کشی کے طور پر مذمت کی۔
- ترکی – صدر ایردوان: اسرائیل کی نسل کشی کو ثابت کرنے کے لئے عالمی عدالت انصاف (ICJ) کو دستاویزات فراہم کیں۔
- جنوبی افریقہ – جنوری 2024: ICJ کے سامنے اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا مقدمہ دائر کیا۔
- اسلامی تعاون تنظیم (OIC) – دسمبر 2023: اسرائیل کی جنگ کو ”اجتماعی نسل کشی“ قرار دیا اور جنوبی افریقہ کے مقدمے کی حمایت کی۔
- سعودی عرب – ولی عہد محمد بن سلمان، نومبر 2024: اسرائیل کے مہم کو ”اجتماعی نسل کشی“ کہا۔
- ملائیشیا، انڈونیشیا، پاکستان – ICJ کی سماعتوں میں نسل کشی کے فریم ورک کی واضح طور پر حمایت کی۔
- اقوام متحدہ کی اسرائیلی طرز عمل پر خصوصی کمیٹی – نومبر 2024: پایا کہ اسرائیل کے اقدامات ”نسل کشی کی خصوصیات کے مطابق ہیں۔“

قانونی نتائج

- عالمی عدالت انصاف (ICJ)، جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل (2024) – غزہ میں ”نسل کشی کا ممکنہ خطرہ“ پایا؛ اسرائیل کو نسل کشی کے اعمال کو روکنے اور انسانی امداد کی اجازت دینے کے لئے عبوری اقدامات جاری کیے۔
- ICJ، بوسنیا بمقابلہ سربیا (2007) – قائم کیا کہ ممالک کو سنگین نسل کشی کے خطرے سے آگاہ ہوتے ہی، تمام معقول حد تک دستیاب ذرائع استعمال کرتے ہوئے عمل کرنے کی ذمہ داری ہے۔
- علمی اور ماہر اتفاق رائے (2023–2025):
 - راز سیگل (نسل کشی کے عالم): اسرائیل کے حملے کو ”نسل کشی کا ایک نصابی کتابی کیس“ کہا۔
 - ولیم شاباس (سابق چیئر، اقوام متحدہ غزہ انکوائری): تصدیق کی کہ نسل کشی کے عناصر موجود تھے۔

○ فرانسیسکا البانسی، بالاکرشن راجاگوپال، کرس سدوتی، اور 800 سے زائد علماء نے غزہ پر نسل کشی کے فریم ورک کو लागو کرنے والے عوامی خطوط پر دستخط کیے یا بیانات جاری کیے۔

میڈیا اور اداروں کی طرف سے ”نسل کشی“ کے لفظ سے گریز

- نیویارک ٹائمز: 2024 میں لیک ہونے والے ایڈیٹوریل میمونے صحافیوں کو ”نسل کشی“، ”نسلی صفائی“ اور ”فلسطین“ جیسے اصطلاحات سے گریز کرنے کی ہدایت دی۔ ”جنگ“ کے سینٹائرڈ فریم ورک کو ترجیح دی گئی؛ جذباتی اصطلاحات اسرائیلی ہلاکتوں کے لئے مختص تھیں۔
- مغربی میڈیا: بڑے میڈیا آؤٹ لیٹس نے بڑے پیمانے پر شہری اموات کے باوجود، فلسطینیوں کے لئے ”قتل عام“ یا ”کشتار“ جیسے اصطلاحات کا شاذ و نادر ہی استعمال کیا۔
- اقوام متحدہ:

○ سینئر عہدیداروں (مثال کے طور پر، ٹام فلیچر، مارٹن گریفتھس) نے 2025 میں نسل کشی کے رونما ہونے کی وارننگ دی۔

- تاہم، اقوام متحدہ ایک ادارے کے طور پر اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ صرف عدالتیں ہی نسل کشی کا رسمی تعین کر سکتی ہیں۔ ایک قانونی موقف جو اکثر سیاسی غیر جانبداری کو جواز پیش کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
- وضاحت: اقوام متحدہ کی ایجنسیوں یا رکن ممالک کو نسل کشی کی خصوصیات موجود ہونے پر اسے تسلیم کرنے سے روکنے والی کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ عدالتوں کے ذریعہ قانونی فیصلہ اخلاقی یا سیاسی تسلیم کے لئے پیشگی شرط نہیں ہے۔

یہ گریز۔ میڈیا اور بین الاقوامی اداروں دونوں میں۔ مضمون کے مرکزی دعوے کو واضح کرتا ہے: غیر جانبداری شراکت داری ہے، خاموشی انکار ہے۔

ممالک کی عمل کرنے کی ذمہ داری

1948 کا نسل کشی کنونشن اور ICJ کا بوسنیا فیصلہ (2007) واضح ہیں: جیسے ہی ایک ملک کو نسل کشی کے سنگین خطرے کی اطلاع ملتی ہے، اسے اسے روکنے کے لئے عمل کرنے کی قانونی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری علامتی یا بیان بازی نہیں ہے۔ اس کے لئے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

ممالک کو مجرم کو متاثر کرنے اور نسل کشی کو روکنے کے لئے تمام معقول حد تک دستیاب ذرائع استعمال کرنے چاہئیں۔ اس میں شامل ہیں: - سفیروں کو طلب کرنا یا نکالنا - ہتھیاروں کی منتقلی روکنا - معاشی اور سفارتی پابندیاں عائد کرنا - بین الاقوامی گرفتاری کے وارنٹ کی پیروی کرنا - اور، اگر ضروری ہو تو، اقوام متحدہ کے چارٹر کے باب VII کے تحت اجتماعی فوجی مداخلت پر غور کرنا

یہ ذمہ داری رویے اور نتیجے دونوں کی ہے: اشارے کافی نہیں ہیں۔ غیر عمل شراکت داری ہے۔

جیسا کہ ماریو ساویو نے 1964 میں اعلان کیا تھا:

”ایک وقت آتا ہے جب مشین کا آپریشن اتنا گھناؤنا ہو جاتا ہے، آپ کے دل کو اتنا بیمار کر دیتا ہے کہ آپ اس میں حصہ نہیں لے سکتے۔ آپ غیر فعال طور پر بھی حصہ نہیں لے سکتے۔ اور آپ کو اپنے جسموں کو گیرز اور پھیوں پر، لیورز پر، پورے آلے پر ڈالنا ہوگا، اور آپ کو اسے روکنا ہوگا۔ اور آپ کو ان لوگوں کو دکھانا ہوگا جو اسے چلاتے ہیں، جو اس کے مالک ہیں، کہ جب تک آپ آزاد نہیں ہیں، مشین کو مکمل طور پر کام کرنے سے روکا جائے گا۔“

غزہ میں نسل کشی کی مشین چلتی رہتی ہے۔ وہ ممالک جو نظریں پھیر لیتے ہیں، یا اس سے بھی بدتر، مجرم کو ہتھیار دیتے ہیں، اس کے پھیوں کو چکناٹی دیتے ہیں۔

اختتامی نوٹ

عالمی عدالت انصاف موسمیاتی فیصلوں کے ساتھ سیارے کو بچانے کی بات کرنے کی جرات کرتی ہے، لیکن ایک فعال، ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی نسل کشی کے سامنے ہچکچاتی ہے۔ غزہ کو ٹوٹے ہوئے زندگیوں کا قبرستان بنا دیا گیا ہے، جبکہ مداخلت کرنے کی طاقت رکھنے والے ممالک۔ جنہوں نے نسل کشی کنونشن پر دستخط کیے ہیں۔ سیاست سے مفلوج ہیں یا حمایت کے ذریعے شریک جرم ہیں۔

یہ ان لوگوں کا جرم ہے جنہوں نے قتل عام کو ہتھیار دیا، سچ کو خاموش کیا اور غزہ کے جلتے وقت مجرم کی حفاظت کی۔

تصور کریں۔ آپ کے لوگ بے رحم بمباری کے تحت خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں، بھوکے، ادویات سے محروم، اپنے بچوں کو ایک ایک کر کے مرتے دیکھ رہے ہیں، جبکہ دنیا کے سب سے طاقتور ممالک قتل عام کو ہتھیار دیتے ہیں اور ”غیر جانبداری“ کی

بات کرنے کی جرات کرتے ہیں۔

غیر جانبداری غیر جانبداری نہیں ہے۔ یہ ظالم کا ساتھ دینا ہے۔

یہ منافقت صرف مذمت کی مستحق ہے۔ تاریخ نہ صرف اس نسل کشی کے مرتکب افراد کو یاد رکھے گی۔ بلکہ شریک جرم افراد کو بھی۔

حوالہ جات

1. ICJ کے عبوری اقدامات - عالمی عدالت انصاف، "غزہ پٹی میں نسل کشی کے جرم کی روک تھام اور سزا کے بارے میں کنونشن کا اطلاق (جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل)، 26 جنوری 2024 کا حکم۔"

2. بوسنیا بمقابلہ سر بیا - ICJ فیصلہ، "نسل کشی کے جرم کی روک تھام اور سزا کے بارے میں کنونشن کے اطلاق سے متعلق مقدمہ (بوسنیا اور ہرزیگووینا بمقابلہ سر بیا اور مونٹینیگرو)، 26 فروری 2007 کا فیصلہ۔"

3. راز سیگل - Jewish Currents، "نسل کشی کا ایک نصابی کتابی کیس"، اکتوبر 2023۔

4. ولیم شاباس - مختلف عوامی انٹرویوز اور پینل بیانات (2024-2025)۔

5. فرانسیسکا البانسی وغیرہ - اقوام متحدہ کے ماہرین کی طرف سے رکن ممالک کو مشترکہ خطوط، 2024۔

6. نیویارک ٹائمز میمو - لیک ہونے والی ایڈیٹوریل رہنمائی، اپریل 2024 (The Intercept کے ذریعے)۔

7. OIC بیان - "غزہ پر OIC غیر معمولی اسلامی سربراہی اجلاس کی ڈیکلریشن"، دسمبر 2023۔

8. ECCHR بیان - ECCHR پریس ریلیز، دسمبر 2024۔

9. ایمنسٹی انٹرنیشنل جرمنی - بھوک کو نسل کشی کے طور پر بیان، 29 جولائی 2025۔

10. میڈیکو انٹرنیشنل - غزہ کی تباہی پر بیان، 29 جولائی 2025۔

11. اقوام متحدہ خصوصی کمیٹی رپورٹ - سالانہ رپورٹ، نومبر 2024۔

12. عالمی جنوب کے ممالک کے بیانات - ICJ زبانی سماعت، 2024-2025۔